Lesson 7: Ale Imraan (Ayaat 78 - 91): Day 143

سُوْرَةُ آلِ عِمْرَان کی تفسیر

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ

		وَاِنَّ	مِنْهُمْ	لَفَرِيْقًا	يَّلْوٗنَ	اَلْسِنَتَهُمْ
		اور بے شک	ان میں سے	ایک فرقہ ہے کہ	موڑتے ہیں	زبانوں اپنی کو

اور ان (اہل کتاب) میں بعض ایسے ہیں کہ کتاب (تورات) کو زبان

بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ

بِالْكِتٰبِ	لِتَحْسَبُوْهُ	مِنَ	الْكِتٰبِ	وَمَا	هُوَ	مِنَ	الْكِتٰبِ
ساتھ کتاب کے	تاکہ جانو تم اس کو	سے	کتاب	اور نہیں	وہ	سے	کتاب

مروڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہوتا

وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ

وَيَقُوْلُوْنَ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	وَمَا	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ
اور کہتے ہیں	وہ	سے ہے	نزدیک	اللہ کے	اور نہیں	وہ	سے	نزدیک	اللہ کے

اور کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے (نازل ہوا) ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا

وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٨﴾ مَا كَانَ

وَيَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَهُمْ	يَعْلَمُوْنَ	مَا	كَانَ
اور کہتے ہیں	اوپر	اللہ کے	جھوٹ	اور وہ	جانتے ہیں	نہیں	ہے

اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں اور (یہ بات) جانتے بھی ہیں (٧٨) کسی آدمی کو

لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ

لِبَشَرٍ	اَنْ	يُّؤْتِيَهُ	اللّٰهُ	الْكِتٰبَ	وَالْحُكْمَ	وَالنُّبُوَّةَ	ثُمَّ	يَقُوْلَ
لائق واسطے کسی بشر کے	یہ کہ	دیوے اس کو	اللہ	کتاب	اور حکمت	اور پیغمبری	پھر	کہے

شایاں نہیں کہ اللہ تو اسے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے

لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا

لِلنَّاسِ	كُوْنُوْا	عِبَادًا	لِّيْ	مِنْ دُوْنِ	اللّٰهِ	وَلٰكِنْ	كُوْنُوْا
واسطے لوگوں کے	ہو جاؤ تم	بندے	واسطے میرے	سوائے	اللہ کے	اور لیکن	ہو جاؤ تم

کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ بلکہ (اس کو یہ کہنا سزاوار ہے کہ اے اہلِ کتاب) تم (علمائے) ربانی

رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ

رَبّٰنِيّٖنَ	بِمَا	كُنْتُمْ	تُعَلِّمُوْنَ	الْكِتٰبَ	وَبِمَا	كُنْتُمْ
اللہ کے لوگ	اس واسطے کہ	ہوتم	سکھاتے	کتاب	اور اس واسطے کہ	ہوتم

ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب (اللہ) پڑھتے پڑھاتے

تَدْرُسُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ

تَدْرُسُوْنَ	وَلَا	يَاْمُرَكُمْ	اَنْ	تَتَّخِذُوا	الْمَلٰٓئِكَةَ
پڑھتے	اور نہیں لائق کہ	حکم کرے تم کو	یہ کہ	پکڑو تم	فرشتوں کو

رہتے ہو(۷۹) اور اس کو یہ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ تم فرشتوں

وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ط اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ

وَالنَّبِيّٖنَ	اَرْبَابًا	اَيَاْمُرُكُمْ	بِالْكُفْرِ	بَعْدَ	اِذْ	اَنْتُمْ
اور پیغمبروں کو	پروردگار	کیا حکم کرے گا تم کو	ساتھ کفر کے	پیچھے اس کے کہ	جب کہ	ہوتم

اور پیغمبروں کو رب بنا لو بھلا جب تم مسلمان ہو چکے تو کیا اسے زیبا ہے کہ تمہیں کافر ہونے

مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ ع وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ

مُّسْلِمُوْنَ	وَاِذْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	مِيْثَاقَ	النَّبِيّٖنَ	لَمَآ	اٰتَيْتُكُمْ
مسلمان	اور جس وقت	لیا	اللہ نے	عہد	پیغمبروں کا	البتہ جو کچھ	میں دوں تم کو

کو کہے(۸۰) اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو

مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا

مِّنْ	كِتٰبٍ	وَّ	حِكْمَةٍ	ثُمَّ	جَآءَكُمْ	رَسُوْلٌ	مُّصَدِّقٌ	لِّمَا
سے	کتاب	اور	حکمت	پھر	آئے تمہارے پاس	پیغمبر	سچا کرنے والا	اس چیز کو کہ

کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے

مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ

مَعَكُمْ	لَتُؤْمِنُنَّ	بِهٖ	وَلَتَنْصُرُنَّهٗ	قَالَ	ءَاَقْرَرْتُمْ
ساتھ تمہارے ہے	البتہ ایمان لائیو	ساتھ اسکے	اور البتہ مدد دینا اس کو	کہا	کیا اقرار کیا تم نے

توتمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا

وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ

وَاَخَذْتُمْ	عَلٰى	ذٰلِكُمْ	اِصْرِىْ	قَالُوْٓا	اَقْرَرْنَا	قَالَ
اور لیا تم نے	اوپر	اس کے	بھاری عہد میرا	کہا انہوں نے	اقرار کیا ہم نے	کہا

اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا)۔ انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا۔ (اللہ نے) فرمایا کہ تم (اس عہد وپیمان کے)

فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ (٨١) فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ

فَاشْهَدُوْا	وَاَنَا	مَعَكُمْ	مِّنَ	الشّٰهِدِيْنَ	فَمَنْ	تَوَلّٰى	بَعْدَ
پس شاہد رہو	اور میں ہوں	ساتھ تمہارے	میں سے	شاہدوں	پس جو کوئی	پھر جائے	پیچھے

گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں (٨١) تو جو اس کے بعد پھر جائیں

ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (٨٢) اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ

ذٰلِكَ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْفٰسِقُوْنَ	اَفَغَيْرَ	دِيْنِ	اللّٰهِ	يَبْغُوْنَ
اس کے	پس یہ لوگ	وہی ہیں	بدکار	کیا پس غیر	دین	اللہ کا	وہ چاہتے ہیں

وہ بدکردار ہیں (٨٢) کیا یہ (کافر) اللہ کے دین کے سوا کسی

وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا

وَلَهٗٓ	اَسْلَمَ	مَنْ	فِى	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	طَوْعًا	وَّ	كَرْهًا
اور واسطے اسکے	مطیع ہوئے ہیں	جو کوئی	بیچ	آسمانوں کے	اور زمین کے ہے	خوشی سے	اور	ناخوشی سے

اور دین کے طالب ہیں حالانکہ اہلِ آسمان و زمین خوشی یا زبردستی سے اللہ کے فرمانبردار ہیں

وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ (٨٣) قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ

وَّاِلَيْهِ	يُرْجَعُوْنَ	قُلْ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَمَآ	اُنْزِلَ	عَلَيْنَا	وَمَآ
اور طرف اسی کے	پھیرے جائیں گے	کہہ	ایمان لائے ہم	ساتھ اللہ کے	اور اس چیز کے کہ	اتاری گئی	اوپر ہمارے	اور وہ جو کہ

اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (٨٣) کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو

أُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

أُنْزِلَ	عَلٰٓى	اِبْرٰهِيْمَ	وَاِسْمٰعِيْلَ	وَاِسْحٰقَ	وَيَعْقُوْبَ
اتارا گیا	اوپر	ابراہیم کے	اور اسماعیل کے	اور اسحاق کے	اور یعقوب کے

صحیفے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ

وَالْاَسْبَاطِ	وَمَآ	اُوْتِیَ	مُوْسٰى	وَعِيْسٰى	وَالنَّبِيُّوْنَ	مِنْ
اور اس کی اولاد کے	اور جو	دی گئی	موسیٰ کو	اور عیسیٰ کو	اور نبیوں کو	سے

اور ان کی اولاد پر اترے اور جو کتابیں موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کو پروردگار کی طرف سے

رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ

رَّبِّهِمْ	لَا	نُفَرِّقُ	بَيْنَ	اَحَدٍ	مِّنْهُمْ	وَنَحْنُ	لَهٗ
پروردگار انکے	نہیں	جدائی ڈالتے ہم	درمیان	کسی کے	ان میں سے	اور ہم	واسطے اسکے

ملیں سب پر ایمان لائے۔ ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ اور ہم اُسی (اللہ واحد)

مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ

مُسْلِمُوْنَ	وَمَنْ	يَّبْتَغِ	غَيْرَ	الْاِسْلَامِ	دِيْنًا	فَلَنْ	يُّقْبَلَ
فرمانبردار ہیں	اور جو کوئی	چاہے	سوائے	اسلام کے	دین	پس ہرگز نہ	قبول کیا جائے گا

کے فرمانبردار ہیں﴿۸۴﴾ اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہو گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا

مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِى

مِنْهُ	وَهُوَ	فِى	الْاٰخِرَةِ	مِنَ	الْخٰسِرِيْنَ	كَيْفَ	يَهْدِى
اس سے	اور وہ	بیچ	آخرت کے	سے ہے	ٹوٹا پانے والوں میں	کیوں کر	ہدایت کرے

جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں ہو گا﴿۸۵﴾ اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر

اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ

اللّٰهُ	قَوْمًا	كَفَرُوْا	بَعْدَ	اِيْمَانِهِمْ	وَشَهِدُوْٓا	اَنَّ	الرَّسُوْلَ
اللہ	اس قوم کو کہ	کافر ہوئی	پیچھے	ایمان اپنے کے	اور گواہی دی	یہ کہ	رسول

ہدایت دے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور (پہلے) اس بات کی گواہی دے چکے کہ یہ پیغمبر

حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ

حَقٌّ	وَّ	جَآءَهُمُ	الْبَيِّنٰتُ	وَاللّٰهُ	لَا	يَهْدِى	الْقَوْمَ
سچ ہے	اور	آئیں ان کے پاس	دلیلیں	اور اللہ	نہیں	ہدایت کرتا	قوم

برحق ہے اور ان کے پاس دلائل بھی آ گئے اور اللہ بے انصافوں کو ہدایت

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ

الظّٰلِمِيْنَ	اُولٰٓئِكَ	جَزَآؤُهُمْ	اَنَّ	عَلَيْهِمْ	لَعْنَةَ
ظالموں کو	یہ لوگ	سزا ان کی	یہ ہے کہ	اوپر ان کے	لعنت ہے

نہیں دیتا ﴿۸۶﴾ ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی

اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

اللّٰهِ	وَالْمَلٰٓئِكَةِ	وَالنَّاسِ	اَجْمَعِيْنَ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا
اللہ کی	اور فرشتوں کی	اور لوگوں کی	سب کی	ہمیشہ رہیں گے	بیچ اس کے

اور فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت ہو ﴿۸۷﴾ ہمیشہ اس لعنت میں (گرفتار) رہیں گے

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا

لَا	يُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَلَا	هُمْ	يُنْظَرُوْنَ	اِلَّا
نہ	ہلکا کیا جائے گا	ان سے	عذاب	اور نہ	وہ	ڈھیل دیے جائیں گے	مگر

ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ﴿۸۸﴾ ہاں

الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ

الَّذِيْنَ	تَابُوْا	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	وَاَصْلَحُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ
وہ لوگ جنہوں نے	توبہ کی	پیچھے اس سے	اور نیکی کی	پس بیشک	اللہ

جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی تو اللہ بخشنے والا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ

غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بَعْدَ	اِيْمَانِهِمْ	ثُمَّ
بخشنے والا	مہربان ہے	بے شک	جو لوگ کہ	کافر ہوئے	پیچھے	ایمان اپنے کے	پھر

مہربان ہے ﴿۸۹﴾ جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے پھر

ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

ازْدَادُوْا	كُفْرًا	لَّنْ	تُقْبَلَ	تَوْبَتُهُمْ	وَاُولٰٓئِكَ	هُمُ
زیادہ ہوئے	کفر میں	ہرگز نہ	قبول کی جائے گی	توبہ ان کی	اور یہ لوگ	وہی ہیں

کفر میں بڑھتے گئے ایسوں کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہو گی اور یہ لوگ

الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ

الضَّآلُّوْنَ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَمَاتُوْا	وَهُمْ	كُفَّارٌ	فَلَنْ
گمراہ	بے شک	جو لوگ کہ	کافر ہوئے	اور مر گئے	اور وہ	کافر ہے	پس ہرگز نہ

گمراہ ہیں﴿۹۰﴾ جو لوگ کافر ہوئے اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے وہ اگر

يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى

يُّقْبَلَ	مِنْ	اَحَدِهِمْ	مِّلْءُ	الْاَرْضِ	ذَهَبًا	وَّ	لَوِ	افْتَدٰى
قبول کیا جائیگا	سے	کسی ان میں	بھر کر	زمین	سونا	اور	اگرچہ	بدلہ دے

(نجات حاصل کرنی چاہیں اور) بدلے میں زمین بھر کر سونا دیں تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے

بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع

بِهٖ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	وَّمَا	لَهُمْ	مِّنْ	نّٰصِرِيْنَ
ساتھ اسکے	یہ لوگ	واسطے ان کے	عذاب ہے	درد دینے والا	اور نہیں	واسطے ان کے	کوئی	مدد دینے والا

گا۔ ان لوگوں کو دکھ دینے والا عذاب ہو گا اور ان کی کوئی مدد نہیں کرے گا﴿۹۱﴾

سبق کا خلاصہ:

ہم نے پارے کے شروع میں پڑھا تھا تلک الرسل۔ آج بھی ہم رسولوں کے بارے میں پڑھیں گے۔ یہود اور نصاریٰ سے بات کرتے ہوئے اللہ نے ساری انسانیت کو بتا دیا کہ رسولؐ اللہ کی طرف سے ہدایت کا پیغام لے کر آتے ہیں۔ عام لوگ شخصیت میں کھو کر اصل پیغام کو بھول جاتے ہیں۔ پچھلی قوموں نے یہی غلطی کی اور آج بھی عام لوگ علماء کرامؒ اور آئمہ کرامؒ کی شخصیت میں کھو کر

اختلاف کرتے ہیں اور اصل دین کو بھول جاتے ہیں۔ جس سے ایک تو دین پیچھے ہو جاتا ہے اور دوسری بات اُمّت میں فرقے بازی پیدا ہو جاتی ہے۔

کچھ لوگ اللہ کی کتاب سے اپنی مرضی کے معنی نکال لیتے ہیں۔ اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے اللہ کے احکام میں تحریف کرتے ہیں۔ یہ کام کل بھی ہوتا تھا آج بھی ہوتا ہے۔

کیا کوئی نبیؑ یا عالم لوگوں کو اپنے آپ سے جوڑ سکتا ہے؟ کسی کے لئے جائز نہیں کے وہ یہ کہے کہ میرے مرید بن جاؤ بلکہ اُسے سب بندوں کو اللہ جوڑنا چاہیئے۔

انبیا کرامؑ سے عہد لیا کہ وہ اللہ کے آخری نبیؐ کو مانیں گے اور دین اسلام ہی ہو گا۔

روزِ قیامت کُفّار کا کیا حال ہو گا؟

وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٨﴾ اور ان (اہلِ کتاب) میں بعض ایسے ہیں کہ کتاب (تورات) کو زبان مروڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے (نازل ہوا) ہے حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتا اور خدا پر جھوٹ بولتے ہیں اور (یہ بات) جانتے بھی ہیں۔

وَإِنَّ مِنْهُمْ اہلِ کتاب مُراد ہے۔ يَلْوُونَ معنی ملتوی کرنے سے ہے۔ موڑتے ہیں۔

یعنی ایک طرف کر دیتے ہیں۔ تحریف کے معنی ہیں کہ لکھی ہوئی بات کو بدل دینا اور یَلۡوٗنَ کے معنی ہونگے زبان سے بدل دینا۔ Speaking style

السنہ،لسانٌ کی جمع ہے۔زبان۔زبانوں کو مروڑتے ہیں۔ محاورہ ہے۔بات بدل دی۔بات کو اس طرح کہا کہ معنی بدل گئے۔

"اور کہتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے (نازل ہوا) ہے حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتا" یہ کام آج بھی کچھ دیندار کرتے ہیں۔ اللہ کے دین کو اصل پر رکھو۔کچھ لوگ دین کو سخت کرتے ہیں یا نرم اور آسان کر دیتے ہیں۔

اور خدا پر جھوٹ بولتے ہیں اور (یہ بات) جانتے بھی ہیں۔

پہلے پارے میں جو بات یہود کے بارے میں کہی گئی تھی اب وہی بات کچھ مختلف انداز سے کہی جارہی ہے۔یہود کے علماء کو اللہ کا دیا ہوا دین مشکل لگتا تھا۔وہ دین میں آسانیاں پیدا کر کے لوگوں سے کہتے ہیں کہ دیکھو دین میں زبردستی نہیں ہے۔"لا اکراہ فی الدین"۔ اور اللہ کے پیغام کو اپنی مرضی کے معنی دے لیتے تھے۔ اللہ کے دین میں اپنی پسند کی باتیں شامل کر کے کہتے کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ حالانکہ وہ انہوں نے خود لکھی ہوتی تھی۔یا خود سے کہی اور بنائی ہوتی تھی۔

پہلے پارے میں فرمایا گیا حطۃٌ یعنی ہمارے گناہ جھاڑ دے تو اللہ اُن کے گناہ بخش دے گا لیکن یہود نے کہا حنطۃٌ۔ یعنی دانہ۔یعنی اس طرح بات کرتے ہیں کہ اپنی مرضی سے بدل دیتے ہیں۔ان سے کہا گیا تھا سمعنا و اطعنا لیکن انہوں نے وہ نہ کہا۔یہود کے علماء دیکھ لیتے کہ لوگ ہم سے کیا چاہتے

ہیں۔ پھر تورات کی آیت کو تو نہیں بدل سکتے تھے اس لئے اُس سے اپنی پسند کے معنی نکال دیتے۔ یعنی حکم کو بدل لیتے۔ لوگ ایسے علماء سے بہت خوش ہوتے اور اُن کو کچھ رقم دیتے۔

دوسری غلط بات یہ تھی کہ کہہ دیتے کہ اللہ کا حکم یہی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اگر اللہ کی بات نہیں ماننی تو کہہ دوہ کہ ہمیں پسند نہیں ہم اپنی مرضی کرینگے حالانکہ وہ بھی بہت بڑا گناہ ہے لیکن یہ وہ گناہ کرکے اوپر سے اللہ کے بارے میں جھوٹ بھی بولتے ہیں کہ اللہ کا یہی حکم ہے۔ یہ بہت بڑا ظلم ہے۔

آج مسلمانوں میں بھی یہی ہو رہا ہے۔ لوگ اپنی پسند کے معنی اور تفسیر لکھ لیتے ہیں۔ علم والا بہت خطرناک کام کر رہا ہوتا ہے۔ کوئی اپنے پاس سے کچھ بھی دین میں شامل کر دے گا تو بہت جہالت پھیلتی ہے۔ اللہ اور رسولؐ کے نام پر جھوٹ بولنا بہت بڑا ظلم اور گناہ ہے۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہود کے علماء اپنی پسند کی بات دین میں شامل کر کے کہتے تھے کہ اللہ کا حکم یہی ہے۔

یہودی علماء کی کچھ تحریفات کا ذِکر ملتا ہے۔ صفا و مروہ کے نام کو اپنی پسند سے بدل دیا۔ سعی کے لئے صفا و مروہ جانا ہوتا تھا۔ یہ حضرت اسماعیلؑ کی پیروی نہیں کرنا چاہتے تو مروہ کا نام بدل کر اپنے بیت المقدس کے پاس ایک پہاڑ موویہ نام شامل کر لیا کہ وہاں جائیں تو سعی ہو گی۔

ابراہیمؑ کا نام عرب سے کاٹ ڈالنا چاہتے تھے تاکہ اللہ کے نبیؐ کو ماننا نہ پڑے۔ یہود چاہتے تھے کہ ابراہیمؑ کا ہر تعلق عرب سے کاٹ کر صرف اپنے ساتھ ہی منسوب رکھیں۔

"کتاب (تورات) کو زبان مروڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے" یعنی من گھڑت باتیں اپنے دین میں شامل کر لیتے۔

رسولؐ اللہ کی آمد کی بات کو بھی اِن لوگوں نے چھپالیا۔ انجیل برنواز جو عیسیٰؑ کے قریب کے زمانے میں لکھی گئی تھی۔ اُس کے تقریباً ہر دوسرے صفحے پر اللہ کے نبیؐ کا تذکرہ تھا۔ انہوں نے وہ بھی بدل دی۔

اللہ نے یہی پیغام آج اُمّتِ مسلمہ کو دیا کہ بات اور الفاظ کو نہ بدلیں۔ یہ ظلم ہے۔

آج ہمارے گھروں اور رشتوں میں بھی بگاڑ اور فساد اسی لئے ہوتے ہیں کہ معنی اور الفاظ بدل کر بات کی جاتی ہے۔

سورۃ الاعراف آیت 157: وہ لوگ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں اور جو نبی امی ہے جسے اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔۔۔۔

سورۂ فتح آیت 29:

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کفار پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع و سجود کر رہے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی تلاش کرتے ہیں ان کی شناخت ان کے چہروں میں سجدہ کا نشان ہے یہی وصف ان کا تورات میں ہے اور انجیل میں ان کا وصف ہے ۔

انہوں نے اللہ کے نبیؐ کے صحابہ کرامؓ کا ذِکر بھی اپنی کتابوں سے نکال دیا۔

انہوں نے اپنی کتابوں سے اللہ کے نبیؐ کا ذِکر لکھا ہوُا نکال دیا ہے۔ ان کے پاس یہ بات موجود تھی۔

سورۃ مائدہ آیت 15:

اے اہلِ کتاب تحقیق تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو بہت سی چیزیں تم پر ظاہر کرتا ہے جنہیں تم کتاب سے چھپاتے تھے اور بہت سی چیزوں سے درگزر کرتا ہے بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آئی ہے (۱۵)

یعنی لفظوں کو، مفہوم کو اور معنی کو بدل دیتے تھے۔ آج مسلمان اُمّت میں بھی یہی بات موجود ہے۔

یہ بات تو ٹھیک ہے کہ کچھ علماء کرام ایک خاص میدان یا موضوع پر بات کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ مثال کچھ جہاد پر بات کرتے ہیں۔ کچھ عبادات پر کچھ تبلیغ پر۔ ہر ایک کی اپنی پسند بھی ہے یا Speciality بھی۔

مثلاً محترمہ استاذہ عفّت مقبول صاحبہ زیادہ تر گھریلو معاملات اور تعلقات پر بات کرتی ہیں۔ دین کے باقی موضوعات پر بھی بات کرتی ہیں۔ فطری طور پر میلان اس طرف ہے۔

آج کچھ مسلم علماء ٹی وی اور سوشل میڈیا پر ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں کہ اللہ کے احکام سے اپنی مرضی کے معنی نکالتے ہیں۔ یہاں خاص طور پر ہمارے لئے سبق ہے کہ قرآن اور سُنّت کی ہر بات کو مستند دلیل کے ساتھ کریں۔ معنی اور الفاظ نہ بدلے جائیں۔ بہت دھیان سے بات کی جائے اور اللہ کا اصل پیغام دوسروں تک پہنچایا جائے۔

ایک اور مثال یہودی علماء کی کہ راعنا لفظ کو بدل کر راعینا کہتے تھے۔ اللہ کے نبیؐ اپنی نرم دلی کی وجہ سے ان کو کچھ نہ کہتے تھے یہ اسی طرح کی باتیں کر کے اللہ کو ناراض کرتے۔

البقرہ کی آیات 51 ۔75۔79 میں بھی یہی تذکرہ ملتا ہے۔

یہود میں رجم کی سزا تھی اور ان کے علماء نے بدل دیا کہ زنا کی سزا منہ کالا کرنے کی ہے۔

قتل کے بدل قتل کی سزا تھی انہوں نے اس کو بدل دیا۔لا تقتلو باالنفس۔انہوں نے یہ کر دیا کہ کسی شخص کو حد کے سوا قتل نہ کرو۔

تورات اور انجیل بہترین کتابیں تھیں۔ان کے علماء نے تبدیلیاں کر دیں۔تو اللہ نے قرآن نازل کیا اور اللہ کے نبیؐ کو بھیجا۔

یا اللہ ہم تیرا کلام سیکھ رہے ہیں۔ہم اس کو ویسا ہی لیں جو سچ ہے۔آمین